99264-کیادوسری بیوی بنناقبول کرلے یاکہ صبر سے کام لے

سوال

میں چالیس سالہ طلاق یافتہ ایک حسب ونسب والی عورت ہوں، میں نے سابقہ تجربہ سے بہت سخت سبق سیکھا ہے کیونکہ اختیار ظاہر کو دیکھ ہوا نہ کہ دین واخلاق کو، اب میرے لیے ایک دین واخلاق والا رشتہ آیا ہے اور لوگ بھی اسے نیک وصالح کہتے ہیں، لیکن وہ شادی شدہ ہے اور اس بیوی ہمارے خاندان کی سہیلی ہے.

اسی طرح معاشرتی طور پر بھی وہ میرے خاندان سے کم درجہ کا شخص ہے، معاشرے کی نظر سے میں اسے قبول کرنے سے خوفزدہ ہوں کہ اگر وہ رشتہ قبول کرلوں تو معاشرے میں باتیں ہونگی، اور اسی طرح بیوی کی نظروں میں بھی، میں مصر سے تعلق رکھتی ہوں، مولانا صاحب آپ کو علم ہے کہ مصری معاشرے میں دوسری بیوی کے بارہ میں کیا نظریات ہیں.

میں نے نماز استخارہ کے بعد راحت محسوس کی ہے اور قریب ہے کہ بھائی سے یہ رشتہ قبول کرنے کا کہہ دوں، لیکن جب معاشرے کو دیکھتی ہوں اور لوگوں کے سوالات ذہن میں آتے ہیں کہ اپنے سے کم درجہ کے خاندان کا رشتہ کیوں قبول کیا، اور ایک بیوی اور اس کی اولاد سے کس طرح خاوند چھین لیا حالانکہ وہ میرے خاندان کی سہیلی بھی ہے تو میرا سینہ تنگ ہوجاتا ہے.

اس شخص نے میرا رشتہ صرف مسلمان لڑکیوں کی عفت وعصمت محفوظ کرنے کے لیے طلب کیا ہے کسی مالی لالچ کی خاطر نہیں، خاص کر جب لڑکی نیک وصالح ہو، بلکہ وہ تو دوسروں کو بھی دوسری شادی کی ترغیب دلاتا ہے تاکہ معاشرہ اور عورتیں عفت اختیار کریں، اس کی گواہی میرا بھائی بھی دیتا ہے، اور پھر میں کوئی جوان اور خوبصورت بھی نہیں کہ کوئی اور رشتہ آجائے، وہ چھوٹی عمر کی کسی خوبصورت عورت سے بھی رشتہ کرسکتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ آیا اگر میں اس رشتہ کو ٹھکرا دوں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا، اور اس سلسلہ میں آپ کی رائے کیا ہے آیا میں یہ رشتہ قبول کرلوں یا پھر صبر کروں ہوسکتا ہے اللہ کوئی اور خاوند مہیا کردے؟

پسندیدہ جواب

بلاشک وشبہ بہت سارے اسلامی معاشرے جن میں مصری معاشرہ بھی شامل
ہے ایک سے زائد شادیاں کرنے کو پہلی بیوی سے خیانت کی نظر سے دیکھتے ہیں، یا پھر
خاوند اور دوسری بیوی کے لیے اسے عیب تصور کیا جاتا ہے، حالانکہ اس نظریہ اور تصور
کے غلط ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں کیونکہ یہ نظریہ اور تصور شریعت مطہرہ کے مخالف
ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تو آدمی کے لیے چار بیویاں رکھنا
مباح کرتے ہوئے فرمایا ہے:

{تو تم کو جو عورتیں اچھی لگیں دو دو تین تین اور چار چار سے نکاح کرو}النساء (3).

اور پھر کسی بھی مسلمان شخص کے لیے اللہ تعالی کے حکم پر اعتراض کرنا ہی ممکن نہیں، یا پھر اس کے لیے یہ گمان کرنا بھی جائز نہیں کہ یہ ظلم و زیادتی اور شرعی حکم غلط ہے.

اس لیے ہم آپ کے اس قول کی موافقت نہیں کرتے آپ نے کہا ہے :

"میں کس طرح ایک خاوند کو اس کی بیوی اور بچوں سے چھین سکتی ہوں
"

آپ اس خاوند کو چھین نہیں رہیں، بلکہ اس شخص نے خود اپنی رضا و خوشی اور اختیار سے آپ کا رشتہ طلب کیا ہے.

پھر وہ شخص دو گھروں اور خاندانوں کا بوجھ برداشت کریگا، اور پہلی بیوی کو آپ کی وجہ سے چھوڑ تو نہیں رہا تو پھر اسے چھیننا کیسے قرار دیا جا سکتا ہے ؟!

رہا پہلی بیوی کا نظریہ تو یہ چیز عورتوں کی فطرت میں شامل ہے
عموما عورتیں اس میں غیرت کھاتی ہیں، اور عورت یہ نہیں چاہتی کہ اس کے ساتھ کوئی اور بیوی بھی شریک ہو بلکہ وہ تو چاہتی ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اکیلی بیوی رہے.

یہ عام عورتوں میں ہی نہیں بلکہ امت کی سب سے اعلی اور افضل عورتوں امہات المومنین سے غیرت کی بنا پر اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ صادر ہو جایا کرتا تھا، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے تجاوز کر جاتے.

اس طرح کے موقع پر خاوند کو حکمت سے کام لینا چاہیے تا کہ اختلافات اور جھگڑا زیادہ نہ ہو.

آپ نے دریافت کیا ہے کہ : آیا میں اس شادی کو قبول کر لوں یا کہ صبر سے کام لوں ہو سکتا ہے اللہ تعالی کوئی اور رشتہ پیدا کر دے ؟

اس سلسلہ میں ہمارا جواب اور نصیحت یہی ہے کہ : اگر آپ کو امید ہے کہ آپ کو اس سے بہتر اور اچھا رشتہ مل جائیگا تو اس رشتہ کے انکار کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر یہ خدشہ ہو کہ عمر زیادہ ہونے اور آپ کی خصوصی وجوہات کی بنا پر اس سے بہتر رشتہ نہیں آئیگا، بلکہ اس جیسا اور رشتہ بھی نہیں ملے گا تو پھر ہماری

رائے یہی ہے کہ آپ اس رشتہ کو قبول کرتے ہوئے شادی کرلیں. باقی علم تو اللہ کے پاس ہے.

اور یہ بات کہ عورت کا دوسری بیوی بننے پر راضی ہونا اور پہلی بیوی کی جانب سے کچھ تکلیف کا حصول اور اسے برداشت کرنا، اور معاشرے میں لوگوں کی باتیں سننا بغیر شادی کے رہنے سے بہت ہی زیادہ آسان ہے.

ہم اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے لیے خیر و بھلائی میں آسانی پیدا کرے.

واللہ اعلم.